بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ بھٹکل .... شہر بھٹکل کا نام اور اس کی وجہ تسمیہ

از: مولانا محمد شفیع جامعی قاسمی بن ڈاکٹر علی ملپا بھٹکلی دامت برکاتہم

بھٹکل ایک قدیم شہر ہے۔ یہ شہر کب قائم ہوا، اس کے صحیح شواہد تو مل نہ سکے، بعض تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ دو ہزار (2000) سال قبل ہی سے یہ شہر آباد تھا۔ اور اس وقت یہاں Shatavahanas کی حکومت تھی۔ وہ اپنے عقیدہ اور مذہب کے مطابق یہاں اپنی عبادت گاہیں بھی تعمیر کیں۔ بعض حملہ آوروں کی وجہ سے بہت سے آثار قدیمہ ختم ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہی سے آباد تھا، اس وقت اس شہر کا کیا نام تھا معلوم نہیں، البتہ دستاویزات میں سوز گڑھی لکھا جاتا ہے۔ غالبًا یہی نام قدیم ہوگا۔ مسلمانوں کی آمد کے بعد اس شہر کو پاکن اُورPaakana Ooru، پھر بیت کل Baitkul کہا جانے لگا۔ 1342 عیسوی میں مشہور سیاح ابن بطوطہؒ جب یہاں آیا تو اس شہر کو فاکنور (Pakana Ooru) لکھتا ہے۔ مشہور ہے کہ بعد میں عرب تاجروں نے اس شہر کا نام بیت کل Baitkul(Combined House) رکھا۔

بھٹکل کے نام اور وجہ تسمیہ:

(ا) پاکن اُور(Paakana Ooru)، مقامی لفظ، یعنی اذان کا گاؤں یا مقدس گاؤں۔ ابتداء اسلام سے 1300 عیسوی کے اواخر تک فاکنور(Paakana Ooru) کا تذکرہ کتابوں میں ملتا ہے۔ اس کے بعد کی تحریرات میں بیت کل(Baitkul) کا تذکرہ ملتا ہے۔ ہمارے علاقہ میں ہندو لوگ اذان کو پاک کہتے ہیں، اور مسلمان بانگ کہتے ہیں۔ ابتداء میں جب عرب مسلمان یہاں آئے، اور اذانیں دیں، تو مقامی لوگوں نے اس جگہ کو پاکن اُور Paakana oor u اذان کا گاؤں یا مقدس جگہ کہا ہوگا۔ پاکنور کو Fakanur,Bakanur,Vakanur بھی لکھا گیا ہے۔ فاکنور کا تذکرہ قدیم عربی کتب میں موجود ہے۔

(۲) بیت کل Baitkul(عربی لفظ) بیت کے معنی گھر اور کُل کے معنی سب، یعنی سب کا گھر (combined house) جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے کہ بیت کل(Baitkul) سے پہلے اس کا نام فاکنور (Paakana Ooru) تھا۔ 1300 عیسوی کے اواخر تک عربی کتب میں یہی نام لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد کی جملہ تحریرات میں بیت کل (Baticala) لکھا ہوا ہے۔ کس وقت یہ نام تبدیل ہوا، اس کی تحقیق نہ ہوسکی، غالب گمان یہ ہے کہ ابتداء اسلام سے 1300 عیسوی کے اواخر تک ہزاروں تعداد میں عرب مسلمان یہاں رہ رہے تھے۔ دشمنان اسلام نے وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو تکلیف پہنچائی، 1300 عیسوی کے وسط میں ایک سازش کے تحت مسلمانوں کی نسل کشی کی گئی اور اکثر مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد عرب تاجروں نے دوبارہ یہاں آنے کا سلسلہ شروع کیا، اور کثیر تعداد میں عرب مسلمان ہجرت کر کے پھر ایک بار اس شہر کو اپنا مسکن بنایا، اس وقت خیر سگالی کے جذبہ کے تحت اس جگہ کو بیت کل (یعنی سب کا گھر Combined House) کہا ہوگا۔

کنڑا میں بیت کل (Baitkul) کو بیت کلہ(Baitkula) لکھا جاتا ہے۔ بیت کل کو انگریزی کتابوں میں(Batkul,Betkul

(Batecala,Battecala,Baticala,Batigala,Batacola,لکھا گیا ہے۔قدیم دستاویزی کاغذات (Stamp paper)میں Betkul لکھا ہوا ہے۔
بیت کُل سے بھٹکلہ کب کہا جانے لگا۔صحیح علم نہ ہوسکا۔غالبًا پرتگیز یوں کے ہاتھوں بھٹکل کی بربادی کے بعد1550عیسوی میں جب دوبارہ بھٹکل کی آبادکاری ہوئی،تو بھٹکل کی تعمیروتزئین میں اس وقت کے گورنرBhattakalanka کا اہم رول رہا ہے۔اسی مناسبت سے بَیْت کُل سے بھٹکلہ کردیا گیا ہوگا۔مگر 1800 عیسوی تک کے بعض دستاویزات میں بیت کل Betkul کی مہرلگی ہوئی ہے۔
انگریزی دورحکومت میں بھٹکلہ(Bhatkala)سے بھٹکل (Bhatkal)کردیا گیا۔
(۳)سوزگڑھی(Suzgadhi)اکثر دستاویزات میں لکھا جاتا ہے۔سوزن(Suzana)کے معنی مقدس اورگڑھ کے معنی مرکزاورجمع ہونے کی جگہ کے ہیں۔یعنی پاک ومقدس مرکز اوردوسرے معنی محفوظ قلعہ کے بھی ہیں۔چونکہ یہ شہر پہاڑوں کے دامن میں محفوظ ہے،اس لئے اس کوسوزگڑھی کہا گیا۔غالبًا قدیم زمانہ میں یہی نام ہو۔اب بھی جائداد کے رجسٹریشن کے وقت بھٹکل سوزگڑھی (Susgadi Village)لکھا جاتا ہے۔
شہربھٹکل کا محل وقوع: بھٹکل ہندوستان کے جنوب مغرب(South west)بحرعرب کے ساحل پر،ریاست گوا،وریاست کیرالہ کے وسط میں واقع ہے۔اس کے شمال میں مرڈیشور،منکی،ووہناورشہرہیں،اورجنوب میں کنداپور،اڈپی ومنگلورہیں۔یہ شہر پہلے ملیبار میں شامل تھا،پھر بمبئ پریسی ڈنسی میں شامل کیا گیا، پھرریاست میسورمیں شامل کیا گیا۔اب ریاست میسورکو کرناٹک کہا جاتا ہے۔بھٹکل شمالی کنارہ(اترکنڑا)ضلع میں واقع ہے۔اس کا طول البلدوعرض البلداس طرح ہے۔
Latitude: 13° 59' 43" N، Longitude: 74° 33' 14" E،
قدیم تاریخ: تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ شہربھٹکل قبل مسیح علیہ السلام ہی سے آبادتھا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سوسال پہلے کے حکمرانوں کے نام تاریخ میں ملتے ہیں۔ 150 BC قبل مسیح سے 540 عیسوی تک Shatavahanas, Pallavas, Kadamba, Alupas حکمرانوں کی حکومت تھی۔مختلف راجاؤں نے مختلف خاندانوں اورطبقوں سے یہاں حکومت کی ہیں۔کبھی بھٹکل خودمختارعلاقہ رہا۔صرف ایک ہی راجا نے یہاں حکومت کی۔کبھی ہنور(Honnavar)پائےتخت کے تحت یہاں حکومت کی گئی۔اوریہاں صرف ان کا گورنر رہا۔کبھی وجے نگر (Vijayanagara empire)اورمیسورسلطان(Mysore sultan)کی مرکزی حکومت کے تحت بھٹکل رہا۔بہت سے سیاحوں کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر بہت بڑا تھااوراس کی بندگاہ اس علاقہ کی بہت بڑی بندرگاہ تھی۔خاص طور پرعرب تاجر بھٹکل سے شکر،چاول اورگھوڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔راجاؤں کی آپسی چپقلش اوردوسرے حملہ وروں کے حملہ سے اس شہرکوبہت ہی نقصان پہنچا۔اوربہت سی انسانی جانیں تلف ہوئیں۔
بھٹکل میں چالوکیہ اورراشٹر کوٹا کا دور: 540 عیسوی سے 757 عیسوی تک Chalukyas of Badami کی حکومت تھی۔757 عیسوی سے 960 عیسوی تک Rashtrakutas of Malkhed کی حکومت تھی۔اس دورحکومت میں عرب وایران سے مسلمانوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوا۔ان راجاؤں نے مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔اوریہاں رہنے کی جملہ سہولیات

مہیا کیں۔ جس کی وجہ سے اسلام کی اشاعت ہوئی اور مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا گیا۔

بھٹکل اور جین (Jain): مشہور ہے کہ قدیم زمانہ میں بھٹکل میں جین آباد تھے۔ یہاں کی موجودہ بستیاں اس بات کی تصدیق کرتی ہیں۔ 1600 عیسوی کے آخر تک ان کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ جینوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ اپنے مذہب کے بہت ہی پابند تھے۔ بلند اخلاق کے مالک تھے۔ بھٹکل میں اسلام کے آنے کے بعد انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ بہت ہی اچھا سلوک کیا اور بہت سے جین داخل اسلام ہوئے۔ اب بھٹکل میں جین نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ایک یا دو جین فیملی بھٹکل میں موجود ہے۔ غالباً پرتگیزیوں کے ظالم ہاتھوں نے مسلمانوں اور جینوں کا خاتمہ کر دیا ہوگا۔

بھٹکل اور عرب تاجر: تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ سے عرب تاجر تجارت کیلئے ہندوستان آیا کرتے تھے۔ خصوصاً گجرات، بھٹکل، منگلور، کیرالہ وغیرہ سے ان کی تجارت جاری تھی۔ یہ علاقہ عرب تاجروں کیلئے معروف و مانوس تھا۔ حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے بعد عرب تاجروں نے تجارت کے ساتھ اسلام کی دولت سے اس علاقہ کو روشناس کرایا۔

تفصیل کے لئے راقم کی کتاب ''تاریخ بھٹکل پر ایک نظر'' کا مطالعہ کیجئے، Mob; 9900794451